16

جماعت احمدیہ منصوری کی ذمہ داریاں

(فرمودہ ۲۴- اپریل ۱۹۳۱ء بمقام منصوری)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف قسم کی خصوصیات مختلف چیزوں کو عطا ہوتی ہیں- اور ان خصوصیتوں کے لحاظ سے ان کو درجہ ملتا ہے حتیٰ کہ مقامات اور جگہوں کو بھی بعض دوسری جگہوں پر فوقیت اور فضیلت حاصل ہو جاتی ہے- مکہ مکرمہ کی زمین بھی بظاہر ویسی ہی زمین ہے جیسی باقی دنیا کی لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس مقام کو خانہ کعبہ کے لئے چن لیا اس لئے اس جگہ کو اس خصوصیت کی وجہ سے دوسرے مقامات پر فضیلت حاصل ہو گئی- مدینہ منورہ بھی اور شہروں کی طرح ہی کا ایک شہر تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اسے ایک خاص غرض کے لئے چنا اور رسول کریم ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے وہاں تشریف لے گئے تو اسے اور شہروں پر فضیلت حاصل ہو گئی یہی حال اور مقامات کا ہے- رسول کریم ﷺ سفر میں جاتے ہوئے اگر کسی مقام پر رستہ میں ٹھہرے بھی ہیں تو صحابہ نے اس مقام کو بھی خاص مقام قرار دے دیا حتیٰ کہ سفر میں ایک دفعہ رسول کریم ﷺ نے جہاں بیٹھ کر پیشاب کیا وہاں حضرت عبداللہ بن عمرؓ پیشاب کے لئے بیٹھے[1] اس طرح اس مقام کو بھی ایک خصوصیت حاصل ہو گئی- ایسی خصوصیات کی وجہ سے ان مقامات کے رہنے والوں کی ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں- اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو چنا جس سے مکہ کو خاص خصوصیت حاصل ہو گئی لیکن اس کے ساتھ ہی وہاں کے رہنے والوں کو ذمہ دار قرار دیا گیا کہ وہ اسلام اور ہدایت کو دنیا میں پھیلائیں- اہل مکہ نے باوجود اس کے کہ پہلے رسول کریم ﷺ کی بہت مخالفت کی لیکن بعد میں انہوں نے اپنی اس ذمہ داری کو خوب نباہا- اسی طرح اہل مدینہ کی

ذمہ داریاں مدینہ کو رسول کریم ﷺ کی آمد کی وجہ سے خصوصیت حاصل ہونے کے ساتھ ہی بڑھ گئیں اور اہل مدینہ نے اپنی ذمہ داریوں کو خوب نباہا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مختلف فضیلتیں مختلف مقامات کو دی ہیں۔ مجھے آج اس مسجد میں داخل ہوتے ہوئے خیال آیا کہ منصوری کو بھی ایک خاص فضیلت حاصل ہے اور وہ یہ کہ ہندوستان میں صرف یہی ایک پہاڑی مقام ایسا ہے جہاں احمدیوں کی مسجد ہے۔ شملہ میں جماعت ہے لیکن اس کی کوئی مسجد نہیں دارجلنگ میں جماعت ہے لیکن وہاں کی جماعت کے پاس بھی کوئی مسجد نہیں۔ ڈلہوزی میں بھی ہماری جماعت کے لوگ جاتے رہتے ہیں لیکن وہاں بھی احمدیوں کی کوئی مسجد نہیں لیکن اس جگہ مسجد ہے جس کی وجہ سے یہاں کی جماعت کی ذمہ داریاں بھی بڑھ گئی ہیں کیونکہ مسجد کی آبادی بھی ضروری ہوتی ہے۔ خانہ کعبہ کو پاک رکھنے اور آباد کرنے کا فرض وہاں کے لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ یہاں کی جماعت پر مسجد کی آبادی اور تبلیغ کی ذمہ داری اور پہاڑی مقامات کی نسبت زیادہ عائد ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا گھر ہمیشہ بڑھا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ خدا کے گھر ہمیشہ بڑھتے رہتے ہیں۔

جب قادیان میں مسجد اقصیٰ کے پاس ایک اونچا مکان ہندوؤں کا بننے لگا تو بعض دوستوں کو بہت بُرا محسوس ہوا اور انہوں نے کہا ایسا مکان مسجد کے ساتھ نہیں بننا چاہئے جو اس کی ترقی میں روک ہو۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مسجد خدا کے فضل سے ترقی کرے گی اور بڑھ جائے گی اس لئے یہ مکان بھی مسجد کے ساتھ شامل ہو جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ سننے والے موجود ہیں۔ اس مکان کا ایک حصہ خرید لیا گیا اور اب باقی حصہ بھی اسی ماہ میں خرید لیا گیا ہے۔ اب یہ مکان یا تو مسجد کے ساتھ شامل کر لیا جائے گا یا سلسلہ کے اور کاموں کے لئے استعمال ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ منصوری کی احمدیہ مسجد کے آباد کرنے کی اگر ہماری جماعت کے لوگ کوشش کریں تو ضروری ہے کہ اس مسجد کے اظلال بھی اردگرد کے علاقے میں پیدا ہو جائیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے اِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ[2] اس سے مراد یہی ہے کہ اور مساجد جو دنیا میں بنیں گی وہ حضرت نبی کریم ﷺ کی مسجد کا ظل ہوں گی۔ اسی طرح ممکن ہے کہ یہاں کے لوگوں کے اخلاص میں اللہ تعالیٰ برکت دے اور اس مسجد کے اظلال کے طور پر اردگرد کے علاقے میں احمدی مساجد قائم ہو جائیں۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے لوگوں کی چیزوں کی لوگ قدر اور حفاظت کرتے ہیں اسی

طرح اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے والا گھر بھی محفوظ اور برکتوں کا موجب ہوتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جن جن جماعتوں نے اخلاص کے ساتھ اپنے شہروں میں مسجدیں تعمیر کرائی ہیں ان جماعتوں نے ترقی بھی کی ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ مسجدیں دکھاوا نہ ہوں ان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر خشوع و خضوع سے ہونا ان کی ظاہری خوبصورتی سے بہت بہتر ہے۔ میں نے ایک مسجد کو دیکھا جسے ایک ایسی جماعت نے جس میں چند ہی احمدی تھے تعمیر کرایا تھا اور اس پر ہزاروں روپیہ خرچ ہوا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ اس مسجد پر بلحاظ جماعت کے زیادہ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ اس میں میں نے خطبہ اس مضمون پر پڑھا کہ مسجدیں ذکر الٰہی کے لئے ہوتی ہیں ان میں نقاشی کے ذریعہ اسراف کی ضرورت نہیں مگر میری نصیحت پر ان لوگوں نے اس وقت کوئی توجہ نہ کی۔ آخر تھوڑے دنوں کے بعد ہی وہاں کی جماعت کمزور ہو گئی اور وہ شخص جس نے مسجد کی تعمیر میں زیادہ حصہ لیا تھا اور مجھ سے ذاتی طور پر بہت تعلق ظاہر کرتا تھا غیر مبائع ہو گیا اور غالباً اب وہ احمدی بھی نہیں۔ پس اگر ایک مسجد سادہ ہو اور اس میں خشوع و خضوع سے نماز ادا کرنے والے نمازی جمع ہوں تو وہ ایسی مسجد سے بہت بہتر ہے جو کہ عمارت کے لحاظ سے عالیشان ہو مگر اس میں خدا کا نام لینے والا کوئی نہ ہو۔ جس اخلاص سے یہاں کے لوگوں نے مسجد قائم کی ہے یقیناً یہ اخلاص برکتوں کا موجب ہو گا اور اگر یہ لوگ اس نیت سے تبلیغ کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو نمازیوں سے بھر دے تو میں امید رکھتا ہوں کہ اس نیت سے ان کی تبلیغ زیادہ بابرکت ہوگی۔ جس جگہ مسجد بنائی جاتی ہے وہاں کے لوگوں میں وہ اس بات کے لئے گدگدی پیدا کرتی رہتی ہے کہ اسے آباد رکھا جائے۔ حضرت ابراہیمؑ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جب انہوں نے بیت اللہ کی تعمیر کی تو دعا کی کہ الٰہی! اس کو آباد کردے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مختلف قبائل اپنے وطنوں کو چھوڑ کر وہاں آباد ہو گئے۔ مساجد خدا تعالیٰ کی یاد کا کام دیتی ہیں۔ اگرچہ بظاہر اینٹیں اور پتھر نظر آتے ہیں لیکن وہ ایک نشان کے طور پر ہوتی ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بنائی جاتی ہیں اور مسجد کو دیکھ کر فوراً خدا یاد آجاتا ہے۔ جس طرح ہم کسی اپنے دوست کے مکان کے پاس سے گزریں تو اس مکان کو دیکھ کر ہمیں وہ دوست یاد آجاتا ہے اسی طرح مسجد کو دیکھنے سے بھی انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ اگر یہاں کے دوست یہ نیت کرلیں کہ وہ مسجد کو آباد کریں گے اور ساتھ ہی دعائیں بھی کریں اور مسجد کی آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے جوش کے ساتھ تبلیغ کریں تو بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے اور وہ اس جگہ کو دوسری جگہوں پر

فضیلت والی بنانے کا موجب ہو جائیں- پہاڑ دنیا کے قیام کا باعث ہوتے ہیں اسی لحاظ سے انبیاء کو بھی پہاڑ قرار دیا گیا ہے اور جبال سے مراد علماء دین بھی لئے جاتے ہیں- سو پہاڑوں کو انبیاء اور علماء کے ساتھ نسبت ہے اس باطنی نسبت کے ساتھ اب پہاڑوں کو الٰہی سلسلوں کے ساتھ ایک نسبت ظاہری بھی ہو گئی ہے- اب ہمارا تمدن اس طرح کا ہو گیا ہے کہ ہندوستان کی آبادی کا معتد بہ حصہ اور اعلیٰ طبقہ پہاڑوں پر گرمیوں میں جمع ہو جاتا ہے- اگر ایسے مختلف پہاڑی مقامات پر ہماری جماعتیں مضبوط ہو جائیں تو پھر ہم سارے ہندوستان کے چیدہ لوگوں میں تبلیغ کر سکتے ہیں- سارے بنگال میں دورہ کرنا ہمارے لئے مشکل ہے لیکن دارجلنگ میں سارے بنگال کے چیدہ لوگوں کو تبلیغ کی جا سکتی ہے- شملہ ' مری ' ڈلہوزی میں جماعتیں مضبوط ہونے سے سارے صوبہ پنجاب میں تبلیغ ہو سکتی ہے- اسی طرح اگر کشمیر میں تبلیغ کا انتظام مضبوط ہو جائے تو چونکہ وہاں تمام ہندوستان کے لوگ جاتے ہیں اس لئے کشمیر کے ذریعہ تمام ہندوستان میں تبلیغ ہو سکتی ہے- الغرض چند ایک پہاڑوں پر جماعتوں کے مضبوط ہو جانے سے سارے ہندوستان میں تبلیغ کے راستے ہمارے لئے کھل سکتے ہیں-

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ہمارے یہاں کے دوستوں کے اخلاص میں ترقی دے- اگر یہاں کسی کوتاہی یا غفلت کی وجہ سے پہلے تبلیغ مؤثر طور پر نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ موانع کو دور فرمادے- اسی طرح دوسرے ایسے مقامات میں اللہ تعالیٰ سامان مہیا فرمائے جہاں تبلیغ کسی صوبہ یا ملک کے لئے مؤثر ہو سکتی ہے-

(الفضل ۵- مئی ۱۹۳۱ء)

۱؎ بخاری کتاب الحج باب ذات عرق لاهل العراق

۲؎ مسلم کتاب الحج باب فضل الصلوٰۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ